کلام الملوک ملوک الکلام

الحمد للہ کہ

۲۳۵

نمبر ۲۴

رسالہ

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

جسمیں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں
تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کیلئے تھا

مصنفہ

مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری (مولوی فاضل)

فاتح قادیاں

در مطبع روز بازار سٹیم پریس ہال بازار امرتسر
باہتمام شیخ عبدالعزیز صاحب پرنٹر

اگست ۱۹۱۲ع مطابق ذی الحجہ ۱۳۳۰ ہجری المقدس طبع ہوا

قیمت ۲ر — محل وصول دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر — دفعہ اول

فہرست وقف منصبیہ میرٹھ

ہفتہ وار اخبار

اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے
۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں
ملکی۔ مذہبی۔ اخلاقی اور تاریخی مضامین چھپنے کے علاوہ متفرق سوال و
جواب دینی فتاوے اور مخالفین کے اعتراضات کی جوابات وغیرہ درج
ہوتے ہیں اور ایک وصفحہ پر دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں
غرض یہہ اخبار توحید و سنت کا حامی شرک و بدعت کا ماحی مخالفین
کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا اور دنیا بھر کی چیدہ خبریں بتانیوالا ہے
قیمت سالانہ پانچروپیہ نمونہ کا پرچہ ۲ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا
جاتا ہے۔

المشتہر

منیجر اخبار اہل حدیث۔ امرتسر پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان!

دیباچہ قابل ملاحظہ

جس بات کو خدا جھوٹا کرنا چاہتا ہے۔ اُس کے اسباب مختلف پیدا کر دیتا ہے۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان بھی اوس کے کذب کی شہادت دینے لگجاتے ہیں

فَمَا بَکَتْ عَلَیْہِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ

ہمارے ملک میں مذہبی حیثیت سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے الہام کے برابر کوئی جھوٹی بات نہیں۔ اسلئے خدا نے ان کے اظہار کذب کے لئے بھی مختلف اسباب پیدا کئے۔ یہانتک کہ آسمان و زمین نے بھی انکے کذب پر شہادت دی۔ کیا سچ ہے ؎

تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا۔

مگر مرزا صاحب کے راسخ مریدوں نے ان شہادتوں کو بھی پس پشت ڈالا۔ کَمْ مِنْ اٰیَۃٍ فِی السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَمُرُّوْنَ عَلَیْہَا وَھُمْ عَنْہَا مُعْرِضُوْنَ (آسمان اور زمین میں کئی ایک نشان ہیں جن پر لوگ منہ پھیر کر گذر جاتے ہیں)

آخر خدا تعالے نے اپنی مخفی مصلحت سے دنیا کا سب سے بڑی شان و شوکت کا آدمی جو نہ صرف ہم ہندوستانیوں کا بلکہ دیگر بہت سے ممالک کا بادشاہ ہے۔ نے

جارج پنجم شاہ انگلستان وقیصر ہند کو ہندوستان میں اِس غرض کے لئے بھیجا۔ کہ ہندوستان کے لوگوں کو عموماً اور مرزا صاحب کے معتقدین کو خصوصاً اعلان کردے کہ مرزا صاحب کا دعوٰے الہام غلط بلکہ کذب ہے چنانچہ شاہ انگلستان نے دسمبر ۱۹۱۱ء کو دہلی دار الحکومۃ ہند میں بہت بڑے جلسہ میں مرزا صاحب کے الہامی دعوٰی کا دروغ بے فروغ ہونا اعلان فرمایا۔ مگر اس کو انہی کانوں نے سُنا اور انہی آنکھوں نے دیکھا جنکی بابت عارفانہ رنگ میں یہ شعر ہے۔

ع

برگِ درختانِ سبز در نظرِ ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفتِ کردگار

اِس دعوٰے کا ثبوت ہم اِس چھوٹے سے رسالہ میں دینگے۔ ناظرین بغور ملاحظہ فرماویں ؞

ابو الوفاء ثناء اللہ
(مولوی فاضل)
امرتسر

ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ
اگست ۱۹۲۱ء

بترقیق منسبہ میرٹھ

بنگالیوں کی دلجوئی

لارڈ کرزن وائسرائے ہند نے ملک بنگالہ کو دو حصوں میں تقسیم کر کے دو جدا جدا صوبے بنا دیئے مغربی بنگال جسکا صدر مقام کلکتہ تجویز ہوا۔ اور مشرقی بنگال جسکا صدر مقام ڈھاکہ مقرر ہوا۔ اس تقسیم کو بنگالیوں نے بہت برا سمجھکر کوشش کی کہ یہ تقسیم منسوخ کی جائے اور مثل سابق دونوں صوبوں کا گورنر ایک ہی ہو مگر گورمنٹ کی طرف سے اسکا جواب نفی ہی میں ملتا رہا۔ اس پر ہوا کا رخ دیکھکر مرزا صاحب قادیانی نے ایک الہام شائع کیا کہ:۔

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی"

اس کے بعد مرزا صاحب نے اپنی آخری کتاب "حقیقت الوحی" میں اس کی تشریح یوں کی ہے:۔

"۱۱۔ فروری ۱۹۰۶ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی کیگئی تھی۔ جس کے یہ الفاظ تھے "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی" اسکی تفصیل یہ ہے کہ جیسا کہ سب کو معلوم ہے گورمنٹ نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم نافذ کیا تھا اور یہ حکم بنگالیوں کی دلشکنی کا باعث اسقدر ہوا تھا۔ کہ گویا اُن کے گھروں میں ماتم پڑ گیا تھا۔ اور انہوں نے تقسیم بنگالہ کے رک جانے کی نسبت بہت کوشش کی مگر ناکام رہے بلکہ برخلاف اس کے یہ نتیجہ ہوا کہ ان کا شور و غوغا گورمنٹ کے افسروں نے پسند نہ کیا۔ اور اُن کی نسبت ان افسروں کی طرف سے جو کچھ کارروائیاں ہوئیں ہمیں اس جگہ ان کی تفصیل کی بھی ضرورت نہیں۔ خاصکر فلر لفٹنٹ گورنر کو انہوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا۔ اور ایسا اتفاق ہوا کہ ان ایام میں کہ بنگالی لوگ اپنے افسروں کے ہاتھ سے دکھ اٹھا رہے تھے اور سر فلر کے انتظام سے جان بلب تھے۔ مجھے مذکورہ بالا الہام ہوا یعنے یہ کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب انکی دلجوئی ہوگی۔ چنانچہ ...

انکار نہیں کر سکتا۔ جو خوشیاں بنگالہ میں سر فلر کے استعفا پر ہوئی ہیں اور جسطرح پر بنگالی اخباروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے ہیں۔ اور کالموں کے کالم اسی خوشی میں سیاہ کئے ہیں یا اس سے بہت سے لوگ ناواقف ہونگے۔ اور یہ سب باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ بنگالیوں نے گورنمنٹ کی اس دلجوئی کو خوب محسوس کیا ہے "

(ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۴۷)

یہ عبارت بقلم مولوی محمد علی ایم۔ اے۔ اڈیٹر ریویو اور بتصدیق مرزا صاحب شائع ہوئی ہے۔ کیونکہ آپ نے اس رسالہ کو اپنا رسالہ کہا ہے۔ جو درحقیقت ہے بھی اونہی کا۔ اور اس عبارت کا خود حوالہ بھی دیا ہے اس لئے یہ عبارت مرقومہ مولوی محمد علی اور مصدقہ مرزا صاحب ہے۔ اس عبارت میں صاف طور پر اظہار کیا ہے کہ پیشگوئی ہذا سے یہ مراد ہی کہ تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔ بلکہ اور کوئی صورت دلجوئی کی تجویز کی جاویگی یعنی صوبہ کے لاٹ سر فلر کا استعفا قبول کیا جائیگا۔ بہت خوب۔ پھر ہوا کیا؟ یہ کہ ۱۱۔ دسمبر ۱۹۱۱ء کو بادشاہ جارج پنجم قیصر ہند شاہ انگلستان نے دہلی میں آکر دربار کیا اور اس میں بالفاظ ذیل اعلان فرمایا۔

"ہز مابدولت (بادشاہ) اپنی رعایا پر اعلان کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اپنے وزراء کی صلاح پر جو ہمارے گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لیکر پیش کیگئی تھی۔ مابدولت نے گورنمنٹ آف انڈیا کا صدر مقام کلکتہ سے قدیم دار السلطنت دہلی میں بدلنے اور اس تبدیلی کے نتیجہ پر جسقدر جلد ممکن ہو سکے الگ گورنری احاطہ بنگال کے لئے × × × قائم کرنیکا فیصلہ کیا ہے جیسے ہمارے گورنر جنرل باجلاس کونسل ہمارے سکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا باجلاس کونسل کی طرف سے مناسب طریقہ پر قرار دیں"

(روزانہ پیسہ اخبار ۱۵۔ دسمبر ۱۱ء صفحہ ۲)

اس اعلان سے تقسیم بنگالہ منسوخ ہوگئی۔ چنانچہ اب سارا بنگالہ ایک ہی گورنر (لاٹ) کے ماتحت ہے۔ اور یہی اون کو مطلوب تھا۔ اعلان شاہی سے بنگالیوں کو جو مسرت ہوئی وہ مندرجہ ذیل خبر سے ثابت ہوتی ہے:۔

"دہلی میں جب بنگالیوں نے منسوخی تقسیم کا اعلان سُنا تو ان کو اسقدر خوشی ہوئی کہ جب حضور شہنشاہ معظم (جلسے سے) تشریف لیگئے۔ تو انہوں نے نہائت ادب سے تخت کو جھک جھک کر سلام کئے اور بوسے دیئے" (روزانہ پیسہ اخبار ۱۶ دسمبر ۱۹۱۱ء ص ۳)

اِس شاہی اعلان اور اِس خبر سے مرزا صاحب کی پیشگوئی صاف غلط ہوئی جو ریویو کے الفاظ میں مشرح لکھی گئی تھی کہ تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔ اِس میں کوئی کلام نہیں کہ تقسیم بنگال حسب منشاء بنگالیان منسوخ ہوکر صوبہ بنگال بجائے دو کے ایک صوبہ بنگیا۔

دنیاوی خیال کے لوگوں کی نگاہ میں بادشاہ کا آنا مُلکی انتظام کے لئے تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے کوئی بادشاہ انگلستان سے ہندوستان میں نہ آیا تھا۔ مگر عارفانہ نگاہ میں بادشاہ کا آنا اِس مخفی حکمت سے تھا۔ کہ ہندوستان میں اعلان کرے کہ پنجابی مدعی نبوت اور مدعی الہام و بشارت کا دعوے غلط ہے۔ اسی لئے ہم نے شروع میں لکھا ہے کہ خدا نے اپنی مخفی مصلحت کے لئے بادشاہ کو بھیجا جسکے راز کی اطلاع خود بادشاہ کو بھی نہ تھی تاکہ خدا اس سے وہ اعلان کرائے جس سے مدعی کاذب کا کذب دنیا پر نمایاں ہو جائے۔ الحمد للہ۔ وَاللّٰہُ یَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔

ہوا کا رُخ

مگر مرزا صاحب اور اُن کے مریدین بھی غضب کے تاڑ باز ہیں۔ مرزا صاحب نے تقسیم بنگال کی نسبت اعلیٰ حکام کے انکار پر انکار سُنکر ہوا کا رخ یہ سمجھا کہ اب تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔ اِس لئے انہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ تقسیم تو منسوخ نہ ہوگی۔ مگر اور کسی طرح دلجوئی کیجاویگی جو سر فلر گورنر مشرقی بنگال کے مستعفی ہونیسے پوری ہوگئی لیکن جونہی کہ شاہ انگلستان کے فرمان سے تقسیم منسوخ ہوئی اوس وقت مرزا صاحب تو زندہ نہ تھے۔ وہ ہوتے تو ہوا کا رُخ خوب تاڑ جاتے مگر مریدوں نے بھی اپنی ذہانت اور ہوا شناسی سے جو کام لیا۔ وہ خوب لیا۔

ہوا شناسانِ لاہور خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی صاحبان لکھتے ہیں۔ ناظرین توجہ سے سُنیں:۔

"اس مادہ پرستی کے زمانہ میں جبکہ تقریباً کُل کی کُل دنیا اسباب دنیا کی تلاش میں منہمک ہوکر

خدا کی یاد دلوں سے عملاً بھلا رہی ہے عجب نہ تھا کہ خداوندِ عالم اصلاحِ عالم کی خاطر اپنی سُنتِ قدیمہ کے مطابق از سر نو دنیا کو اپنی ہستی کا ثبوت دے کر اپنی یاد دنیا میں پیدا کرے۔ نو برس کے قریب زمانہ گذرا جب لارڈ کرزن صاحب والسرائے ہندوستان نے اُن خاص مصالح مُلکی کے ماتحت جنکا احساس غالباً ۱۸۶۷ء میں ایام وزارت لارڈ نارتھ کوٹ صاحب بہادر سے شروع ہو چکا تھا۔ آخر کار ملک بنگالہ کے متعلق وہ حکم نافذ فرمایا کہ جس سے بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ تقسیم اگرچہ زیادہ تر انتظام ملک میں سہولت پیدا کرنے کے لئے وقوع میں آئی تھی لیکن اس کا جو اثر اہل بنگال پر ہوا۔ اور اس سے جو نتائج پیدا ہوئے وہ محتاجِ تشریح نہیں بتقسیم بنگال کو اہل بنگال نے ایک قومی صدمہ سمجھا۔ اور اس صدمہ کا اظہار جائز اور ناجائز طریق پر کیا گیا۔ اگر ایک طرف ایجیٹیشن اور پولیٹیکل جلسوں کے ذریعہ ملک میں شور کیا گیا۔ تو دوسری طرف قتل ڈکیتیاں۔ بلوے۔ بدامنی۔ فساد۔ قیمتی سے قیمتی جانوں پر حملے۔ الغرض طرح طرح کے جرائم اور بدعملیوں نے اس رنج و صدمہ کے اظہار کی صورت اختیار کی۔ یہ حکم اگر کسی چھوٹے موٹے افسر کا ہوتا تو شائد ملک کی یہ خطرناک حالت اسکو قابل ترمیم ٹھیرا دیتی۔ لیکن یہ حکم نہ صرف ایک بادشاہ کے نائب کا ہی تھا کہ جسکی تائید میں وزیر ہند کی اجازت بھی تھی۔ اور اس لئے بنگالی شور و شر پر ایسے حکم کی ترمیم و تنسیخ شاہی رعب اور مُلکی سیاست کے منافی تھی۔ بلکہ یہ حکم اُن مصالح حقہ پر مبنی تھا۔ کہ جنکا نفاذ پریزیڈنسی بنگال کے حسن انتظام کے لئے ازبس ضروری سمجھا گیا تھا۔ پریزیڈنسی بنگال میں ملک بنگال کے علاوہ بہار اڑیسہ چھوٹا ناگپور کا جمع ہو جانا انتظامی مشکلات کا موجب ہو کر عمائد سلطنت کو مدت سے تقسیم بنگالہ کی طرف راغب کر رہا تھا۔ بالمقابل تقسیم بنگالہ کی مخالفت میں بنگالی یا غیر بنگالی اہل الرائے اصحاب کی طرف سے جو کچھ کہا سُنا گیا۔ اُسمیں کبھی کوئی ایسی وزنی بات نہ تھی کہ جس سے گورمنٹ کی اس فعل پر جائز نکتہ چینی ہو سکتی۔ اور حق تو یہ ہے کہ تقسیم بنگالہ کے مضرات جو بروقت تقسیم اہل الرائے طبقے کی طرف سے بیان کئے گئے۔ وہ مشتعل شدہ طبائع کے وہم و خیال کا ہی نتیجہ تھے۔ دراصل وہ واقعات ابھی اس ملک میں پیدا نہ ہوئے تھے کہ جس سے

بنگالیوں کی یہ شکایت جو بالکل وہمی تھی حقیقی ہو جاتی۔ اس لئے ایسے وقت میں گورمنٹ نے بدامنی کو انارکزم کی حالت میں دیکھنا قبول کیا۔ لیکن شاہی سیاست نے گورمنٹ کی پالیسی میں تبدیلی گوارا نہ کی۔ اہل بنگال اپنی جائز اور ناجائز کوشش میں ناکام رہے گو لارڈ کرزن کا اچانک چلے جانا اور انکی جگہ لارڈ منٹو جیسے مرنجان مرنج انسان کا آنا۔ لارڈ مارلے جیسے حکیم مزاج انسان کا عنان وزارت کو ہاتھ میں لینا بنگالیوں کے لئے موجب اطمینان ہوا۔ اور ان دو مدبران سلطنت نے مفید سے مفید احکام ہند میں جاری کئے لیکن تقسیم بنگال کے متعلق جب کبھی ان عالی مرتبت عمال سلطنت کو رائے ظاہر کرنیکا موقع ملا انہوں نے اس حکم تقسیم کو پتھر پر لکیر ہی بتلایا۔ عین ایسے وقت جب اس حکم نے قطعیت کا رنگ اختیار کر لیا۔ اور اہل بنگال کو اسکی ترمیم سے ہمیشہ کے لئے مایوس کر کے ان کو کوتاہ ہتھیاروں پر لا اتارا۔ خدائے علیم و قدیر کی مقتدر آواز ذیل کے پُر سطوت الفاظ میں خدا کے ایک خاص الخاص بندہ پر نازل ہوئی "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی"[1] اور کیا شان ربی ہے کہ آج تقریباً چھ برس کے بعد یہ الفاظ لفظاً لفظاً اور معناً معناً پورے ہو گئے۔ ان مقدس کلمات میں یہ امر نہائت ہی غور طلب ہے کہ ان الفاظ سے یہ نہیں پایا جاتا۔ کہ وہ حکم آخر کار منسوخ ہو گا۔ کہ جس نے بنگالہ کو تقسیم کر کے بنگالیوں میں شورش پیدا کر رکھی تھی۔ بلکہ یہ الفاظ کسی ایسی ترمیم کا پتہ دے رہے ہیں کہ جس ترمیم کو کسی آئندہ وقت پر گورمنٹ اہل بنگال کی دلجوئی کے لئے اختیار کریگی۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگر اس پیشگوئی پر تقسیم بنگالہ کی منسوخی یا بحالی[2] کا اشارہ ہوتا تو اوسے عقلیہ قیاس پر مبنی قرار دینا عین صحیح اور درست ہوتا۔ کیونکہ سیاسی نکتہ خیال جہاں ایک طرف اسکی بحالی کی سفارش کر رہا تھا وہاں ملک کی شوریدہ سری اس تقسیم کے منسوخ ہو جانے پر طبائع کو متوجہ کر رہی تھی۔ لیکن یہ پاک الفاظ کسی نجوم۔ رمل۔ یا حکیمانہ اٹکل بازی کے ماتحت نہ تھے۔ بلکہ یہ اوس علیم و قدیر خدا کے منہ بولے الفاظ تھے کہ جس کے علم میں وہ وقت آنیوالا تھا جب حکم تقسیم بعض نئے واقعات کے پیدا ہو جانے پر گورمنٹ کے نزدیک بھی ایک حد تک اہل بنگالہ کے لئے مضر ثابت ہو گا۔ اور پھر اس وقت اہل بنگالہ کی دلجوئی

[1] صوبہ بنگال کی تقسیم پر بنگالی ناراض تھے جسکو آخر کار ایک صوبہ بنا دیا گیا تھا۔ اگر مرزا صاحب کہہ چکے تھے کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی اور وہ منسوخ ہو گئی ۱۲

[2] بقول مرزا صاحب جب منسوخی ہوگی تو بحالی ضرور ہوگی ۱۲ مؤلف

ایسی میں سمجھی جاویگی. کہ اسکا ضرر رساں حصہ ترمیم کردیا جاوے۔ کیا ۱۹۰۶ء میں کوئی شخص گورنمنٹ کو یقین دلا سکتا تھا کہ یہ حکم ایک دن فی الواقعہ قابل ترمیم ہوکر اہل بنگالہ کی دلجوئی اُس سے چاہیگا۔ ۱۹۰۶ء تک تو خود بنگالہ کے اہل الرائے کھلے کھلے الفاظ میں کسی حقیقی مضرت کا پتہ نہ دے سکتے تھے۔ جو تقسیم بنگالہ ان کے لئے پیدا کرنیوالی تھی۔ تو پھر اسوقت وہ کس دلجوئی کے مستحق سمجھے جاتے۔ یہ تو ۱۹۰۶ء سے کئی سال بعد جب مجلس واضعان قوانین ہند کے متعلق لارڈ مارلے کی نئی تجویز نیابت نے کما حقہ عملی لباس پہنا۔ تو یہ تقسیم بنگالہ گورمنٹ کی نگاہ میں بھی اہل بنگالہ کو ضرر رساں نظر آنے لگی۔ اور انکی شکایت جو ۱۹۰۹ء تک وہمی نظر آرہی تھی حقیقت کی صورت اختیار کرنے لگی۔ اور جس کیطرف موجودہ وائسرائے کی گورمنٹ نے خیال کیا اور قدرتی طور پر کسی ایسی تجویز کی فکر میں لگ گئی کہ جس سے اہل بنگال کی دلجوئی اس حکم کی نسبت ہوجائے جو پہلے جاری ہوچکا تھا۔ مقام غور ہے کہ کئی سال بعد واقعات نے پیدا ہوکر گورمنٹ سے وہ کرانا چاہا۔ جو خدا کے بولے ہوئے الفاظ ۱۹۰۶ء میں بتلا رہے تھے کہ "پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب انکی دلجوئی ہوگی"۔ یہ الفاظ ایک ایسے وقت بولے گئے۔ جب وہ حکم نہ مضرت رساں سمجھا جاتا تھا۔ اور نہ اس کے متعلق کسی دلجوئی کی ضرورت تھی۔ یہ امر ایک طالب حق کے لئے اور بھی ازدیاد ایمان کا موجب ہوگا جب اُسے معلوم ہوگا کہ حضور وائسرائے بہادر نے یہ ترمیم جو لارڈ کرزن کے حکم میں تجویز فرمائی ہے۔ اس سے بھی زیادہ تر انکی غرض وہی دلجوئی ہے کہ جسکی طرف خدا کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں۔ اس مراسلہ میں جو لارڈ ہارڈنگ اور انکی کونسل کی طرف سے وزیر ہند کی خدمت میں تبدیلی دارالخلافہ اور ترمیم حکم تقسیم بنگالہ کے متعلق چار ماہ ہوئے اگست میں لکھا گیا۔ لارڈ ہارڈنگ صاحب بہادر صاف اور صریح الفاظ میں تسلیم کرتے ہیں کہ یہ اہم تجویز جو ہمارے زیر نظر ہے اسکا ایک بھاری مقصد اہل بنگالہ کی دلجوئی ہے۔ یعنی وائسرائے بہادر اس تجویز سے اس زخم پر مرہم لگانا چاہتے ہیں جو تقسیم بنگالہ نے اہل بنگالہ کے دل پر لگا رکھا ہے[ف]۔ اور وائسرائے اور اسکی کونسل کے نزدیک دربار دہلی سے بہتر موقعہ اس

ف وہ زخم یہی تھا کہ بنگالی زبان بولنے والا صوبہ بنگال دو صوبوں میں تقسیم کیا گیا تھا جو آخر کار پھر ایک صوبہ بنایا گیا ۱۲

دلجوئی کا نہیں. مقام غور ہے کہ شہنشاہ معظم کا نائب اس عظیم الشان انقلاب کی جو تبدیلی دارالخلافہ کیساتھ وابستہ ہے ایک بھاری وجہ اگر بتلاتا ہے تو وہی دلجوئی اہل بنگال جسے خدا کا نائب آج سے چھ سال پہلے بربناء الہام ربّانی بتلا چکا ہے. اور یہ دلجوئی حکام بالا دست کی نگاہ میں کچھ ایسی اہم سمجھی جاتی ہے. کہ ایک سرکاری دستاویز میں مختلف پیرایوں میں اس دلجوئی کا بار بار ذکر کیا جاتا ہے. اور پھر اس دلجوئی کا اظہار سب سے بڑا عظیم الشان بادشاہ جو زمین پر خدا کا سایہ ہے اپنی خوشی کے بہترین وقت میں کرتا ہے اور یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس خداوند خدا کے بولے ہوئے الفاظ پورے ہوں جو حاکموں کا حاکم اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے" (رسالہ مسیح موعود مصنفہ مولوی محمد علی ایم اے منقول از خواجہ کمال الدین صفحہ ۲۸۱ تا ۲۸۶)

یہ عبارت کیسی ہوشیاری اور ہوا شناسی سے لکھی گئی ہے اسکے راقم کی دور اندیشی اور ہوا شناسی کی داد دیئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ کسقدر مختصر مضمون کتنی لمبی عبارت میں ادا کیا ہے جو اس شعر کی مصداق ہے ؎

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی ٭ عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

اس ساری عبارت میں اصل مطلب کے دو ہی فقرے ہیں

(الف) بنگالیوں کو تقسیم بنگال سے سخت زخم لگا تھا۔

(ب) پیشگوئی کا مطلب یہ تھا کہ تقسیم بنگال میں ترمیم ہوگی چنانچہ ترمیم ہوئی۔

حالانکہ منقولہ عبارت از ریویو ۱۹۰۶ء مندرجہ صفحہ رسالہ ہذا سے صاف ثابت ہے کہ پیشگوئی کا صدق سر فلر گورنر مشرقی بنگال کے استعفا سے پورا ہو گیا تھا مگر بعد منسوخی تقسیم پھر اسی پیشگوئی کو دُہرایا گیا جو کئی سال پہلے بقلم مولوی محمد علی پوری ہو چکی تھی لطف یہ ہے کہ منسوخی کو ترمیم کیساتھ تعبیر کرتے ہیں ؎

اللہ ری ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں ٭ بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں!

تمام ملک جانتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب کو تسلیم ہے کہ بنگالیوں کو اس بات کا صدمہ تھا کہ بنگلا زبان بولنے والا ملک دو حصوں مغربی اور مشرقی بنگال میں تقسیم کر کے دو گورنروں کے ماتحت کیا گیا بادشاہ نے آکر دو گورنروں کی بجائے کُل صوبہ کو ایک گورنر کے ماتحت کر دیا چنانچہ آج سب کو معلوم ہے کہ صوبہ

بنگال کا گورنر ایک ہے۔ یہی بنگالی لوگ چاہتے تھے اور اس کا نام ہے منسوخی تقسیم بنگال۔ جسکی نفی مرزا صاحب بقلم محمد علی کر چکے تھے۔ ملاحظہ ہو صٰ رسالہ ہذا۔ لیکن جب بادشاہ نے تقسیم کو منسوخ کیا تو وہی مولوی محمد علی جن کے قلم سے پیشگوئی سر فلز تک صادق ہو کر ختم ہو چکی تھی جو منسوخی تقسیم کی نفی کر چکے تھے اُنہوں ہی نے ہوا کا رُخ دیکھکر فوراً لکھدیا کہ پیشگوئی کا مطلب یہی تھا جو بادشاہ نے کیا۔

یہی معنے ہیں ع چلو تم اودہر کو ہوا ہو جدھر کی۔

اسکی مثال

ناظرین! آپ حیران ہونگے کہ مولوی محمد علی صاحب نے ہوا کا رُخ پہچان کر بات کو کیسے بدلا ہے۔ آپکو ہم بتاتے ہیں کہ موصوف جسطرح مذہب میں مرزا صاحب کے مرید ہیں فن بوقلمونی میں بھی اونہی سے مستفید ہیں۔ اس کی مثال سنئے:۔

مرزا صاحب کا الہام ہے "شاتان تذبحان" (دو بکریاں ذبح ہونگی) اس الہام کو آپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھکر مرزا احمد بیگ والد منکوحہ آسمانی اور مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسمانی پر چسپان کر دیا کہ یہ الہام ان دو کے حق میں ہے یعنی دو بکریوں سے یہ دو شخص مراد ہیں (صٰ۵۷) پھر کابل میں انکے دو مرید مولوی عبد اللطیف اور انکا کوئی ساتھی بجرم ارتداد قتل کئے گئے تو اسی پیشگوئی کو اون پر چسپان کر دیا (کتاب تذکرۃ الشہادتین صٰ۶)

غرض مرزا صاحب کو اس میں کمال حاصل تھا ایام وبا میں بعض عیار عطار ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت دیدیا کرتے ہیں۔ شربت بنفشہ۔ شربت نیلوفر۔ شربت شفا۔ جتنے شربت ہیں سب ایک ہی بوتل سے دیا کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک ہی الہام سے مختلف معانی اور مختلف مصداق بتانا مرزا صاحب کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ کیا سچ ہے ؎

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے!

کتبخانہ وقف منصبیہ میرٹھ

کتبخانہ ثنائی امرتسر کی مشہور و معروف خفنی کتب

اجتہاد و تقلید اس کتاب میں اجتہاد و تقلید پر عالمانہ بحث
کیگئی ہے قیمت ۸ر

القرآن العظیم قرآن مجید کے الہامی ہونے کا ثبوت ۳۰ر

الہام الہام کی تشریح اور آریوں کی تردید ۲ر

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن
مولوی عبداللہ چکڑالوی اہلقرآن کے رسالہ متعلقہ نماز کا مکمل جواب ۵ر

فتوحات اہلحدیث چیفکورٹ، پنجاب ہائی کورٹ، بنگال، اور انگلستان میں جو فیصلے اہل حدیث کی تائید میں ہوئے انکا مجموعہ ۸ر

حق پرکاش ستیارتھ پرکاش متعلقہ اسلام کا مکمل جواب آریوں کی تردید قابل دید قیمت ۱۰ر

تبر اسلام مہاشہ دہرم پال کے رسالہ نخل اسلام کا مکمل جواب ۵ر

جہاد وید وید اور دیگر آرین کتابوں سے جہاد کا ثبوت ۴ر

خصائل النبی شمائل ترمذی کا بامحاورہ اردو ترجمہ بچوں کے پڑھنے کے لئے ۲ر

ادب العرب صرف و نحو عربی کو ایسی آسان طرز سے لکھدیا ہے کہ اردو خواں بھی بلامدد استاد مطلب سمجھ لے اور کامیاب ہو سکے۔ نامی گرامی علماء نے پسند فرمایا ہے۔ ۱۲ر

توحید، تثلیث اور راہ نجات اس رسالہ میں ان تینوں مضامین پر مفصل بحث ہی ۴ر

بحث تناسخ تناسخ اور مادہ کا ابطال۔ آریوں کی تردید ۶ر

مناظرہ نگینہ مشہور و معروف مناظرہ جو بمقام نگینہ آریہ اور مسلمان مناظروں میں ہوا تھا۔ آریوں کی شکست قابل دید ۱۲ر

اہل حدیث کا مذہب — فرقہ اہل حدیث یعنی موحدین کے مسلّمہ مسائل کا بیان۔ ۸ر

السلام علیکم — اسلامی سلام کے احکام دوسرے مذاہب سے مقابلہ ۲ر

میل و ملاپ — اتفاق کا سبق دینے والا رسالہ۔ ۵ر

اسلامی تاریخ — آنحضرت صلعم کی زندگی کے حالات مبارکہ۔ بچوں کے لئے مفید ۳ر

ہدایت الزوجین — نکاح و طلاق کے مسائل کا اور بیوی خاوند کے حقوق کا بیان۔ ۲ر

حدوث وید — قدامت وید کا ابطال وید سے۔ آریوں کی تردید میں۔ ۲ر

الہامات مرزا — مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی مفصل تردید معہ جواب آئینہ حق نما۔ ۱۲ر

فاتح قادیاں — مرزا قادیانی کی فیصلہ کُن دعا بحق ابوالوفاؔ

پرلُدھانوی مباحثہ جسپر بفیصلہ ثالث تین سو روپیہ اسلامی مناظر کو انعام ملا قیمت ۶ر

نکاح مرزا — مرزا قادیانی کے الہامی نکاح والی پیشگوئی کی تردید۔ ۳ر

تاریخ مرزا — مرزا قادیانی کی زندگی کے حالات ازابتدا تاانتہا۔ ۸ر

مرقع قادیانی — مرزا قادیانی کے خیالات اور مقالات متفرقہ کا عجیب و غریب اور قابل دید جواب ۸ر

شریعت و طریقت — اس کتاب میں مذکورہ ہر دو مضمونوں پر عالمانہ بحث کیگئی ہے ۲ر

تقلید شخصی اور سلفی — اسمیں تقلید شخصی اور سلفی کی تحقیق کیگئی ہے ۲ر

ترک اسلام — رسالہ ترک اسلام مصنفہ دھرمپال کا مفصل جواب ۱۲ر

الفوز العظیم — قرآن کریم کی قسموں کی حکمت۔ ۴ر

تعلیم القرآن — تعلیم قرآن کا اختصار عدیم الفرصت لوگوں کو مفید ۳ر

ثمرات تناسخ — تناسخ کے نتائج اور نقائص ۶ر

تمام کتابیں اس پتہ سے طلب فرمائیں۔ **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

الأوقاف منصبة [illegible]

٤٢٠